Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲½ "

یوم یکشنبہ

۲۷ محرم ۱۳۶۹ ہجری

جلد ۳	۲۰ نبوت ۱۳۲۸ ہش	۲۰ نومبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۶۶

اخبار احمدیہ

رتن باغ لاہور ۱۹ نومبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔ آج طبیعت کل سے بہتر ہے۔ الحمد للہ۔

احباب نواب صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

"اسلام" اقلیتوں کے جائز حقوق کا سب سے بڑا محافظ ہے

پاکستان میں اقلیتوں کو خطرہ محسوس کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں

لاہور ۱۹ نومبر (نامہ نگار) ——— (اسٹاف رپورٹر سے)

رنگ محل مشن ہائی سکول کے صد سالہ جشن کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے ہز ایکسی لینسی مسٹر ادعبد الرب نشتر نے فرمایا۔ کہ قائد اعظم نے جائز حقوق کے تحفظ کے متعلق اقلیتوں سے جو وعدہ کیا تھا۔ پاکستان حکومت اس وعدہ پر آج بھی قائم ہے۔ اور آئندہ بھی قائم رہے گی۔ قائد اعظم نے جائز حد تک نہ صرف تحفظ حقوق کا وعدہ کیا تھا۔ بلکہ حتی الامکان حسن سلوک کا بھی یقین دلایا تھا۔ پس اس وعدے کی موجودگی میں اقلیتوں کو کسی قسم کا خطرہ محسوس کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ ویسے بھی پاکستان کی اکثریت مسلمان ہے۔ اور اسلام۔ جزو اقلیتوں کے حقوق کا سب سے بڑا محافظ ہے۔ جو جو تحفظات اسلام نے پیش کئے ہیں ان کا مقابلہ نہ اقوام متحدہ کا چارٹر کر سکتا ہے۔ اور نہ کسی حکومت کے وضع کردہ قوانین ان کی بجائے کافی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے قرارداد مقاصد پاس ہو جانے کے بعد اقلیتوں کو کسی قسم کا خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ قرارداد خود اس بات کی ضامن ہے۔ کہ تمام اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت اس رنگ میں کی جائے گی۔ جیسا کہ حفاظت کرنے کا حق ہے۔

مشرقی بنگال میں پٹ سن کو چوری چھپے بھیجنے کی روک تھام کیلئے سخت حفاظتی اقدامات

ڈھاکہ ۱۹ نومبر۔ حکومت مشرقی بنگال نے صوبے سے پٹ سن کو چوری چھپے باہر بھیجنے کی روک تھام کے لئے سخت حفاظتی اقدامات کر لئے ہیں۔ چودہ سو میل لمبی سرحد پر ۲۲۰ حفاظتی چوکیاں بنائی گئی ہیں۔ جن خاص ضلعوں میں یہ اقدامات کئے گئے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ کھلنا۔ جیسور۔ راج شاہی۔ دیناج پور اور کمیلا آج ریڈیو پاکستان ڈھاکہ کے ایک نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق ۲ ہزار تربیت یافتہ آدمیوں کا ایک خاص عملہ ان اقدامات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے رکھا گیا ہے جو دریاؤں میں گشت کرنے کے لئے موٹر کشتیاں بھی مہیا کر دی گئی ہیں۔ بوقت ضرورت صوبائی رضاکار۔ فوج و انصار بھی ان کی مدد کو بھیجی جایا کرے گی ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ان اقدامات کے اختیار کرتے ہی پٹ سن کا بڑے پیمانہ پر باہر جانا رک گیا ہے۔

——— کراچی ۱۹ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان اور برطانیہ میں پٹ سن کے متعلق ایک معاہدہ طے پا گیا ہے۔ اس کی رو سے پاکستان پٹ سن کی ۲۵ ہزار گانٹھیں برطانیہ کو دے گا۔

اگلے ہفتے رپورٹ پیش کرے گا!

لیک سکسیس ۱۹ نومبر۔ امید کی جاتی ہے کہ اتحادی قوموں کا کشمیر کمیشن کشمیر کے بارے میں اپنی رپورٹ اگلے ہفتے کے شروع میں سلامتی کونسل کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچا دیگا۔ اور مسئلہ کشمیر پر بحث کیلئے اگلے ماہ کی متعینہ تاریخ سے پہلے پہلے یہ رپورٹ سلامتی کونسل کے ارکان تک پہنچا دی جائیگی۔

فیڈرل کورٹ پریوی کونسل بھی ہو گی

کراچی ۱۹ نومبر معلوم ہوا ہے کہ پاکستان فیڈرل کورٹ آئندہ چھ ماہ کے اندر اندر پریوی کونسل کے تمام امور از خود سنبھال لے گی۔ اس سلسلے میں فیڈرل کورٹ کے اختیارات وسیع کرنے کے لئے پاکستان دستور ساز اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک قانون پیش ہوگا۔ فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ اس وقت اس کے اختیارات صوبائی تنازعات ہی کا فیصلہ کرنے تک محدود ہیں۔

——— کراچی ۱۹ نومبر۔ حکومت پاکستان کے وزارت صنعت کے سیکرٹری مسٹر شجاعت علی حسنی کی قیادت میں ایک وفد ۳ ارکان پر مشتمل ۲۷ نومبر جرمنی جائے گا۔ جرمنی کے بعد یہ وفد بلجیم سویڈن ناروے اور بلجیم بھیجا جائے گا۔

مشرق وسطی کے اسلامی ممالک پر ایک نظر

بغداد ۱۹ نومبر۔ عراق کے سیاسی حلقوں میں لیبیا کی آزادی کے بارے میں اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی کے فیصلے کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ اور دنیائے عرب کے ایک اور حصے کے آزاد ہونے پر انتہائی مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ سابق وزیر اعظم توفیق السویدی نے کہا۔ اب لیبیا کے عوام کو عنقریب سے سیاسی۔ معاشی اور سماجی جدوجہد شروع کرنا ہو گی۔

——— دمشق ۱۹ نومبر۔ حکومت شام نے اپنے سکوں کے لئے جو سونا خرید ا تھا۔ اس کی دوسری قسط بذریعہ طیارہ پہنچ گئی ہے۔ اس کی مالیت اندازاً ایک لاکھ ۷ ہزار طلائی پونڈ ہے۔

——— مکہ ۱۹ نومبر۔ مالائی طلبہ کا ایک گروہ سعودی عرب کے سکولوں میں تعلیم پانے کے لئے مکہ آنے والا ہے۔ ان کے اخراجات حکومت سعودی عرب ادا کرے گی۔

——— خرطوم ۱۹ نومبر۔ جنوبی سوڈان کے اسکولوں میں عربی زبان کی تعلیم دینے کے سلسلے میں وزارت تعلیم نے جو قانون پیش کیا تھا۔ مجلس قانون ساز نے اس کی منظوری دے دی ہے۔

——— دمشق ۱۹ نومبر۔ شامی وزارت معاشیات کو متعدد صنعتی اور معاشی اداروں کی جانب سے ایسی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ جن میں کہا گیا ہے۔ کہ کراچی میں ہونے والی بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس میں شرکت کے لئے نمائندے بھیجنے کی اجازت دی جائے۔

ایران اپنی آزادی پر نازاں ہے

واشنگٹن ۱۹ نومبر۔ شاہ ایران نے آج صدر ٹرومین امریکہ مسٹر ٹرومین اور سیکرٹری آف اسٹیٹ مسٹر ایچیسن سے ملاقات کی۔ یہ دونوں ملاقاتیں ایران و امریکہ کے باہمی تعلقات تک محدود رہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ایران کو اپنی آزادی پر ناز ہے۔ وہ جو اپنی دفاعی طاقت کو مضبوط کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس سے مراد یہ نہیں کہ اسے کسی ہمسایہ سے خدشہ ہے۔ بلکہ اس کا خیال کرنا مشرق وسطی بلکہ بین الاقوامی امن کے لئے بے حد ضروری ہے۔

بندرگاہ چاٹگام کی تعمیر!

ڈھاکہ ۱۹ نومبر آج آنریبل مسٹر نور الدین بہادر خان رکن مواصلات پاکستان نے ڈھاکے میں بندرگاہ چاٹگام کی تعمیر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا اگلے سال اس بندرگاہ سے اب سے دوگنا مال بھیجا جا سکے گا۔ آئندہ مارچ تک ترقی کی مختصر مدت کی سکیم ایک بڑے حصے پر عمل ہو سکے گا۔ اور آمد و برآمد کا سلسلہ نسبتاً دوگنا ہو جائیگا۔

——— ڈھاکہ ۱۹ نومبر۔ حکومت پاکستان کے رکن مواصلات نے ایک انکشاف کیا۔ کہ حکومت نے ریل کے ملازموں کے لئے ۱۵۰۰ کوارٹروں کی تعمیر کی اجازت دی ہے۔ اور اس کے لئے ۲۰ لاکھ روپے کی منظوری دی ہے اسی طرح محکمہ ڈاک و تار کے کوارٹروں کی تعمیر کیلئے ۱۹ لاکھ روپے کی منظوری دی گئی ہے۔

اعلی مرکزی ملازمتوں کا امتحان ۱۹۵۰ء

کراچی ۱۹ نومبر۔ پاکستان ایڈمنسٹریٹو اور دیگر اعلی مرکزی ملازمتوں میں تقرری کے لئے مشترکہ مقابلہ کا امتحان جو ۱۶ جنوری ۱۹۵۰ء سے شروع ہونے والا تھا ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اور اب یہ امتحان کراچی۔ لاہور اور ڈھاکہ میں ۶ فروری ۱۹۵۰ء سے شروع ہو گا۔ لیکن درخواستیں لینے کی آخری تاریخ یعنی ۲۰ نومبر ۱۹۴۹ء میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

لائل پور میں کیوبک کھانڈ کا نرخ!

لائلپور ۱۹ نومبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب لائلپور نے لائلپور کے لئے کیوبک کھانڈ کے تھوک نرخ اور پرچون نرخ علی الترتیب ۳۹ روپے ایک آنہ گیارہ پائی و ۳۹ روپے ۹ آنے گیارہ پائی فی من مقرر کئے ہیں۔ پرچون نرخ فی سیر ۱۵ آنے ½ ۱۰ پائی ہوگا۔ لائلپور سے مضافاتی دیہاتی علاقے کے لئے باربرداری کا مناسب خرچہ ان نرخوں کے علاوہ ہو گا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ سے طبع کرا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

خس و خاشاکِ باطل کے لئے چنگاریاں ہم ہیں

امینِ رُوحِ پیغامِ حیاتِ جاوداں ہم ہیں — یقیناً آج ناموسِ نبیؐ کے پاسباں ہم ہیں
وہ ہم ہیں جن سے ہے سوز و سرور و رونقِ محفل — کہ جانِ انجمن ہیں۔ انجمن کے رازداں ہم ہیں
بکف سارانِ ساحل ہم سے کیا آنکھیں ملائینگے — جو طوفاں کو نگل جائیں وہ بحرِ بیکراں ہم ہیں
رگوں میں بجلیاں ہیں دینِ یزدانی کی غیرت کی — خس و خاشاکِ باطل کے لئے چنگاریاں ہم ہیں
ہمیں میں آکے گم ہوتے ہیں زعمِ خام کے جلوے — سرِ راہِ جسارت کارواں در کارواں ہم ہیں
یہ بربادی نہیں آبادیوں کا پیش خیمہ تھی — وگرنہ رزمگاہِ دو جہاں کے رازداں ہم ہیں
ہمارے دم سے ہے ہنگامۂ ہستی میں رعنائی — یہ کس کم فہم کی رٹ ہے کہ بے نام و نشاں ہم ہیں
بالآخر مضطرب آنکھیں ہماری سمت اٹھینگی — کہ اب بے خانمانوں کے لئے دارالاماں ہم ہیں

جہاں کو زندگی ملتی ہے ثاقبؔ جس کی آنچوں سے
وہ برقِ شعلہ ساماں اضطرابِ جاوداں ہم ہیں

"آج خدا تعالےٰ کی رحمت کے دروازے کھلے ہیں کل خدا جانے کیا حال ہوگا۔ پس ہمت کرو۔ اور اس عظیم الشان تحریک میں ہمّت سے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کرو"۔

سال رواں کا آخری مہینہ گزر رہا ہے۔ جلد سے جلد اپنا وعدہ پورا کریں۔ مگر آخری تاریخ سے پہلے پہلے۔ تا آپ ادا کرنے میں آخری آدمی نہ ہوں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

اعلان برائے احباب لاہور

بعض احمدی احباب جو شہر لاہور یا چھاؤنی لاہور میں بسلسلہ ملازمت یا کاروبار تشریف لاتے ہیں ان کی آگاہی کے لئے جماعت لاہور کے حلقہ وار سیکرٹریان مال کے پتہ جات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ تا انہیں ادائیگی چندہ میں سہولت رہے۔ اور باقاعدہ اپنے اپنے حلقہ کے سیکرٹری مال کو چندہ ادا کرتے رہیں

نمبر شمار	نام حلقہ	نام سیکرٹری مال معہ پتہ
۱	بیرون دہلی دروازہ و موچی دروازہ	میاں مجید احمد صاحب نزد مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ
۲	سول لائن	ڈاکٹر محمد احمد صاحب کھڈ بلڈنگ نزد قلعہ گوجر سنگھ نکلسن روڈ
۳	گنج مغلپورہ	چوہدری نذیر احمد صاحب گلی ۲۲ مشین والہ نور سٹریٹ
۴	صدر چھاؤنی لاہور	بابو محمد شفیع صاحب مکان 629/2 گلی 74/2 صدر بازار بزار محلہ
۵	اسلامیہ پارک و مزنگ	ملک عبد الوحید صاحب 95.B گورنمنٹ کوارٹرز چوبرجی
۶	نیلہ گنبد	قاضی محمود احمد راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد
۷	بھاٹی گیٹ	مرزا محمد اسمٰعیل صاحب مکان نمبر B. 259 محلہ پٹرنگاں اندرون بھاٹی دروازہ لاہور
۸	کوچہ چابک سواراں	میاں عبد الرشید صاحب مسجد چینیاں والی کوچہ چابک سواراں
۹	محمد نگر	ملک فضل کریم صاحب مکان ۱۳/۱ گلی ۱۷ انور منزل میو روڈ لاہور
۱۰	سلطان پورہ فیض باغ	چوہدری بشیر احمد صاحب سکندر گلی ۷ سلطان پور ۴۴
۱۱	گڑھی شاہو	ملک فضل الرحمٰن صاحب عمر سٹریٹ محلہ محمد گنج نئی آبادی متصل اقبال ہائی سکول
۱۲	مصری شاہ و بن پورہ تاج پورہ	ماسٹر غلام نبی صاحب برقعہ سپیشلسٹ بیرون اکبری دروازہ
۱۳	راج گڑھ چوبرجی	چوہدری عبد الجلیل صاحب عشرت سنت نگر سٹریٹ مکان نمبر ۶ دیالہ روڈ متصل انڈسٹریل ہوم راج گڑھ
۱۴	باغبان پورہ	ماسٹر خدا بخش صاحب نزد برف خانہ بر لب سڑک دوکان نمبر ۲۲ گلی ۹۱ باغبان پورہ لاہور

(نظارت بیت المال)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا۔ وہ اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کر رہا۔

بقیہ صفحہ ۳

مسلمانوں اور حکومت پاکستان کی توجہ ہم اس خبر کی طرف دلاتے ہیں۔ کہ کس طرح مولانا ظفر علی خان کا افترا پرداز روزنامہ احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کرتا ہے۔ اور عوام کو نقض امن پر اکساتا ہے۔ کیا حکومت کے پاس اس کا کوئی علاج نہیں۔ ساری دنیا جانتی ہے۔ کہ العیدروس احمدی نہیں۔ بلکہ مولوی ظفر علی خان کا ہم مذہب ہے۔ اور جو کچھ اس نے کیا نظام دکن کے حکم اور مشورے سے کیا۔ یہ ایک فیصلہ شدہ امر ہے۔ کہ نظام دکن نے مسلمانان دکن کے ساتھ خود غداری کی۔ اور یہ وہ نظام دکن ہے جس کا وظیفہ اب تک زمیندار کو مولوی ظفر علی خاں کھا رہا ہے۔

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۲۰ نومبر ۱۹۴۹ء

آریوں اور عیسائیوں کا طریق ہے کہ جب وہ اسلام کے سامنے اصولی بحث میں اپنی کم مائیگی اور عاجزی محسوس کرتے ہیں۔ تو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ پر نکتہ چینی کرنا اور اتہام باندھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور ایسے دلآزار کلمات کہہ گزرتے ہیں۔ کہ جن سے تہذیب وانسانیت بھی حیا و شرمندگی محسوس کرتی ہے۔ آپ اسلام کے متعلق آریوں اور عیسائیوں کا تمام لٹریچر پڑھ کر دیکھ لیں۔ آپ کو یہی نظر آئے گا۔ کہ اسلامی اصولوں کے متعلق تو کوئی ذکر اذکار نہیں ہوگا۔ ہاں فخر کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کو طرح طرح کے الزامات کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اور آپ کی ایسی (نعوذ باللہ) بھیانک تصویر بنا کر عوام کے سامنے پیش کی گئی ہے کہ جو اس تصویر کو دیکھے نفرت کرنے لگے۔

عوام کو بدظن کرنے اور سیدھی راہ سے اسکو بھٹکانے کا یہ طاغوتی طریقہ شروع ہی سے بندگان حق کے خلاف مخالفین استعمال کرتے چلے آئے ہیں۔ قرآن کریم میں جابجا اس کا ذکر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے کے خلاف گند اچھالنا انکے نزدیک نہایت کاری ہتھیار ہوتا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ بھولے بھالے لوگوں کو بہکانے کے لئے اور ان کو اللہ کے بندے کے خلاف اکسانے کے لئے اس سے زیادہ کاری ہتھیار کوئی نہیں ہے۔ وہ اللہ کا بندہ جو سراپا نیکی ہوتا ہے۔ جس کی صفات اظہر من الشمس ہوتی ہیں۔ طاغوتی پروپیگنڈہ کی عینک میں سے دیکھنے کی وجہ سے برائیوں کا ایک انبار بن جاتا ہے۔ اور وہی لوگ جو اپنی آنکھوں سے تو کوئی عیب اس میں نہیں دیکھتے۔ پروپیگنڈا کے سحر سے اسکو سراپا عیب دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

یہ ہتھیار جیسا کہ ہم نے ابھی ابھی کہا ہے۔ مخالفین حق ہمیشہ سے استعمال کرتے آئے ہیں۔ اور اپنے اپنے زمانے کے مطابق اس پروپیگنڈا کے لئے ذرائع کام میں لاتے رہے ہیں۔ موجودہ زمانہ کی تو ہوا ہی کچھ ایسی بگڑی ہوئی ہے۔ کہ جو چاہے محض طلاقت لسانی کے زور سے مورخ کو سیاہی کا دھبہ اور دن کو رات ثابت کر سکتا ہے۔ اور ذہنوں کی ترقی کے ساتھ ساتھ کذب و افترا کا دامن بھی وسیع تر ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانے کے پادریوں اور آریہ اپدیشکوں نے ذرا ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا کر یا خالص افترا کر کے اس رحیم و کریم ذات کو نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ نہایت خطرناک انسان بنا کر اپنے حلقہ اثر میں پیش کیا ہے۔ ستیارتھ پرکاش اسی باطل جذبہ کے ماتحت لکھی گئی ہے۔

پھر آجکل ہم دیکھ رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی دشمنان اسلام واحمدیت احرار وغیرہ اسی طاغوتی ہتھیار سے کام لے رہے ہیں۔ اور ہمیشہ کی طرح اس ہتھیار کو اپنا سب سے کاری ہتھیار سمجھتے ہیں۔ اصولی بحث سے کتراتے ہیں۔ لیکن محض طعن و تشنیع سب و شتم اور دشنام طرازی سے دلائل کا کام نکالنا چاہتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ ہر نیک بندے کے ساتھ ایسے دشمنان انسانیت اور ازلی اشقیا کو بھی ایک خاص ضرورت کے لئے لگاتا ہے۔ یہ اندھیرے اور ظلمت کے ائمہ دراصل انبیاء علیہم السلام کی روشنی کا اندھیرے سے تضاد کا تصور اجاگر کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ جہاں ایک طرف مقدس کلمات زبان سے ادا ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی تسبیح و تحمید کا فردوس معرض وجود میں آ رہا ہوتا ہے۔ وہیں اس فردوس بریں کی رحمتوں کا پورا پورا تصور دلانے کے لئے دوسری طرف نجاست اور گندگی کا معیار پستی بھی دکھایا جاتا ہے۔ تاکہ سعید روحیں اس گندگی اور نجاست سے گھن کھا کر اللہ کی پاک جنت کے حصول کے لئے تڑپیں اور بے قرار ہو کر اس کی تلاش میں نکلیں۔ جس طرح پیاسا صاف و مصفا ندی کی طرف دوڑتا ہے۔

یہ بھی ایک صحیح و درست بات ہے۔ اگرچہ قابل رنج و تاسف ضرور ہے۔ کہ بعض وقت یہ نیکی اور سلامتی کے تضاد کا تصور دلانے والی ہستیاں وہی ہوتی ہیں۔ جو ایک وقت میں کبھی اس اللہ تعالےٰ کے بندے کی کچھ عرصہ کے لئے مداح اور متبع رہ چکی ہوتی ہیں۔ سب سے پہلے تو عزازیل کا واقعہ ہے۔ پھر آپ تاریخ نبوت کا مطالعہ کریں۔ تو یہی نظر آئے گا۔ چنانچہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا سب سے پیارا شاگرد یہودا اسکریوتی ہی آپ کو سفاک یہودیوں کے ہاتھ چند سکوں کی خاطر فروخت کرتا ہے۔ اور آپ کو صلیب پر چڑھانے کے سامان مہیا کرنے سے بھی نہیں چوکتا۔ پھر ہم جانتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی سرح جیسا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کاتب وحی ذرا سی بات سے ٹھوکر کھا کر مرتد ہو گیا۔ اور لعنتیوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور آنحضورؐ کے خلاف ہر قسم کے اتہام باندھنا شروع کر دیتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان عظیم باندھنے والے کون تھے؟ اور پھر حضرت امام حسینؓ کو کربلا کے میدان میں گھیر کر شہادت کا جام پلانے والے بھی شقی القلب مسلمان ہی کہلاتے ہیں۔

یہ واقعی ایک نہایت رنجدہ بات ہے لیکن یہ حقیقت ہے ہم نہیں جانتے کہ اس میں کیا بھید ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑھ چڑھ کر مخالفت کرنے والے اور ایذا دینے والے بھی اکثر وہی تھے۔ جو کبھی آپ کے بڑے مداح رہ چکے تھے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی اور چراغ دین جموی وغیرہ لوگ آخر بیعت حضور اقدس میں رہ ہی چکے تھے۔ سب دنیا جانتی ہے کہ ان دشمنان حق نے مرتد ہو کر جو جو طوفان اٹھائے وہ کس نے کیا اٹھائے ہوں گے۔ یہ حقیقت جو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں۔ وہی جانے اس میں اللہ تعالےٰ کا کیا راز ہے۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ جس سے آنکھ نہیں بند کی جا سکتی۔

آخر میں ہمیں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ گو ہم ستاروں کی مشرکانہ تاثیرات کے قائل نہیں لیکن از روئے محاورہ کہا جائے تو کہہ سکتے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری کا ستارہ بھی ایک خاص وقت سے سنیچر کے زیر اثر آیا ہوا ہے۔ اور گو کبھی آپ کے اعتقادات بظاہر ٹھیٹھ احمدیت کے اعتقادات سے لگ بھگ تھے۔ مگر اس خاص لمحہ سے آپ نے اپنی عمر کا آخری حصہ۔ قولاً۔ فعلاً اور عملاً ان اعتقادات کی تردید کرنے میں صرف کیا ہے۔ لیکن اس عہد نامسعود میں آپ کا سب سے بڑا کارنامہ محمود ایدہ اللہ کی ذات پر اتہام باندھنا اور بہتان لگانے والوں کی پشت پناہی کرنا ہے۔ خدا جانے آپ کے دلوں کی تہوں میں کینہ کا وہ آتشگیر مادہ کہاں پوشیدہ تھا۔ کہ جو اب کوہ آتش فشاں کے لاوے کی طرح پھوٹ پھوٹ پڑتا ہے۔

پچھلے کچھ دن یہ مادہ خاموش ہو گیا تھا۔ اور ہم نے سمجھا تھا کہ مولوی صاحب اب قبر کے قرب کی وجہ سے اپنے انجام کے حق الیقین کے درجہ پر پہونچ چکے ہیں۔ اور غالباً اللہ تعالےٰ کی بطش سے ڈر کر تائب ہو گئے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ دم واپسیں تک پھر اسی درجہ سعادت کو شاید حاصل کر لیں۔ جو مسیح موعود علیہ السلام کے عین حیات میں آپ کو بظاہر حاصل تھا۔ مگر افسوس ہے ع

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

آپ کے دل کا کوہ آتش فشاں پھر زندہ ہو گیا ہے اور اس سے پھر وہی لاوا اگلنا شروع ہو گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مادہ کی مقدار اتنی زیادہ ہے۔ کہ آپ اپنی زندگی کے دوران میں اسکو خرچ نہیں کر سکیں گے۔ اور آپ کی وفات کے بعد بھی باقی رہے گا۔

چنانچہ مولوی صاحب نے پھر اسی طرح کے بلے سروپا خطبے فرمانے شروع کر دیئے ہیں۔ جو آپ کے تمام اسلامی کام کا حاصل ہیں۔ اختلاف کے یوم سے لے کر آج تک مولوی صاحب کے کام کا تجزیہ کیا جائے۔ تو اس میں جزو اعظم سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کو سب و شتم دینے پر مشتمل ہوگا۔ اور باقی کا حصہ نہایت ناشکر گزاری کے ساتھ حضور کی تحریکوں کی نقل اتارنے میں صرف ہوا ہے۔ ہم سوا اس کے کیا کر سکتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ سے دعا کریں۔ کہ وہ آپ پر رحم کرے اور حسد و کینہ کے امراض سے آپ کو نجات دے۔ آمین

ظفر علی خان کے اخبار "زمیندار" کی افترا پردازی

روزنامہ "زمیندار" نے مورخہ ۱۶ نومبر صفحہ ۲ پر ایک خود ساختہ خبر شائع کی ہے۔ جس پر ایجاد بندہ اگرچہ گندہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس میں یہ انکشاف کیا گیا ہے۔ کہ نظام شاہی فوج کا کمانڈر انچیف العیدروس مرزائی (احمدی) تھا۔ خبر کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

"نظام شاہی فوج کا کمانڈر انچیف مرزائی تھا"

غدار العیدروس کے متعلق ایک اہم انکشاف

لاہور ۱۶ نومبر۔ حیدرآباد دکن کے ایک رفاہ کار جناب فرزند توحید نے جو ہجرت کر کے چلے آئے ہیں۔ یہ انکشاف کیا ہے۔ کہ نظام شاہی فوجوں کا کمانڈر انچیف العیدروس مرزائی ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس غدار نے ہتھیار رکھ دینے کا مشورہ کسی اور جگہ سے حاصل کیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دکن کے دو لاکھ مسلمانوں کو جام شہادت نوش کرنا پڑا۔"

(زمیندار ۱۶ نومبر)

(باقی دیکھیں ۲ کالم ۴ پر)

مکرم ملک مولا بخش صاحب مرحوم

(از صوبیدار ملک سعید احمد صاحب خلف ملک مولا بخش صاحب مرحوم راولپنڈی)

اخبار الفضل کے ذریعہ احباب تک والد صاحب کی ناگہانی وفات کی خبر پہنچ چکی ہے۔ افسوس ہے کہ وفات کے وقت ان کے بیٹوں میں سے کوئی بھی ان کے پاس نہ تھا۔

۲۷ اکتوبر ۱۹۴۹ء کی صبح کو ۹ بجے کے قریب والدہ صاحبہ سے چائے مانگی وہ گرم کرنے لگیں تو کہنے لگے کہ آپ چائے گرم کریں میں ابھی کبوتروں کا شکار کر کے واپس آتا ہوں۔ اس سے قبل بھی وہ سیر سے واپس آئے تھے اور رستے میں کبوتر دیکھے تھے۔ اباجی کے واپس پہنچنے تک کبوتر اڑ چکے تھے اس لئے بغیر شکار کئے واپس آ گئے۔ آتے ہی اندر بندوق رکھی اور چارپائی پر بیٹھتے ہوئے والدہ کو کہا کہ میرا سر پھٹ رہا ہے جلدی سے چائے دو۔ والدہ چائے لینے گئیں۔ چند سیکنڈ بعد کسی کام کو پھر والد صاحب کی طرف آئیں۔ تو دیکھا کہ چارپائی پر بیٹھے جھک گئے ہیں۔ انہوں نے آوازیں دیں لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ والدہ صاحبہ قریب آئیں تو دیکھا بیہوش ہیں۔ آپ نے چارپائی پہ لٹا دیا۔ ڈاکٹر بلایا گیا۔ اس نے ٹیکا لگایا۔ حکیم پیر احمد صاحب ہوشیارپوری نے انیما وغیرہ کیا۔ لیکن اباجان کوئی بات نہ کر سکے۔ سوائے اس کے کہ جب والدہ نے چارپائی پہ ان کو لٹایا تو دو تین دفعہ اللہ اللہ کہا۔ آنکھیں پتھرا گئیں اور دائیں جانب فالج کا حملہ ہوا۔ کسی بات کا جواب نہیں دیا۔ شاید ہوش بھی نہ رہے تھے۔ چھوٹی ہمشیرہ بھی پہنچ گئیں۔ لیکن اس کے آنے پہ بھی کسی طور سے اس بات کا اظہار نہیں ہوا کہ وہ ہوش میں ہیں۔ اسی بیہوشی کی حالت میں رات کے گیارہ بجے ۲۷ اور ۲۸ کی درمیانی شب کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

والد صاحب نے ۱۹۰۳ء کے اواخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پہ بیعت کی تھی۔ اس لحاظ سے آپ قدیم صحابہ میں سے تھے۔ بیعت کے وقت عمر ۱۸ سال کی تھی۔ دیانتداری، عین جوانی کے ایام میں احمدیت سے وابستہ ہو گئے۔

خوش اخلاقی

ہر ایک شخص جس کو والد صاحب سے باتیں کرنے کا اتفاق ہوا۔ وہ اس بات کو محسوس کرتا تھا کہ ظرافت اور مزاح کا مادہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ باوجود پیرانہ سالی کے اکثر بات کو مزاحیہ رنگ دیتے تھے۔ لطائف اور مزاحیہ حکایتوں سے ان کی گفتگو آراستہ ہوتی تھی۔

احمدیت سے وابستگی

۱۹۰۳ء کے اواخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ شادی میاں اللہ بخش صاحب امرتسری کی لڑکی سے ہوئی۔ میاں اللہ بخش صاحب (میرے نانا) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جب غیر مبائعین نے تفرقہ ڈالنا چاہا تو والد صاحب بھی شش و پنج میں تھے۔ ایک طرف مولوی محمد علی صاحب تھے جو بظاہر جماعت کے بڑے آدمیوں میں شمار ہوتے تھے اور دوسری طرف حضرت امیر المومنین بالکل نوعمر۔ بادی النظر میں تمام دنیا کا روحانی رہنما ایک ۲۵ سالہ نوجوان کو منتخب کرنا عجیب سا معلوم ہوتا تھا۔ اسی تردد کی حالت میں والد صاحب کی ملاقات مولوی محمد علی صاحب سے بھی ہوئی۔ انہوں نے اپنے ساتھ شامل ہونے کی دعوت دی۔ والد صاحب نے فرمایا کہ یہ اہم معاملہ ابھی میرے زیر غور ہے۔ دونو طرف کے اشتہارات پڑھ رہا ہوں ابھی میں نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ اس پر مولوی صاحب نے دریافت کیا کہ آپ چندہ کہاں دیتے ہیں۔ والد صاحب نے جواب دیا کہ چندہ تو میں انہیں کو دیتا ہوں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ ہمیں دیا کرو۔ والد صاحب نے اس کا عجیب جواب دیا کہ "آپ بھی لے لیا کریں"۔ اس کے بعد اباجی نے پوچھا کہ آخر اس انتشار کا حل کیا ہوگا۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ جماعت کس طرف جاتی ہے ہم بھی اکثریت کے ساتھ ہیں۔ چند دن بعد یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ غیر مبائعین بہت تھوڑے ہیں اور جماعت کا کثیر حصہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کر چکا ہے۔ اتفاق سے پھر مولوی صاحب سے بات ہوئی تو اباجی نے کہا کہ اب تو جماعت کثرت سے ادھر چلی گئی ہے اب آپکا کیا خیال ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ اب سیلٹ (تنظیم) کے سوا چارہ نہیں۔ ایک خواب کی بنا پر والد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کر لی۔ اور الحمد للہ کہ اس فتنہ سے بھی محفوظ رہے۔

دوران ملازمت میں گیارہ سال گورداسپور میں بطور کلرک آف دی کورٹ رہے اور چونکہ گورداسپور ضلع کا صدر مقام تھا اس لئے کثرت سے احباب قادیان سے گورداسپور آتے رہتے تھے اور ہمارے ہاں ہی آ کر ٹھہرتے تھے۔ اس طریقہ سے احمدیت اور قادیان سے وابستگی اور گہری ہو گئی۔ روزانہ قادیان سے دو تین مہمان آئے ہوتے تھے۔ جن کی رہائش اور خوراک کا انتظام بھی ہمارے ہاں ہی ہوتا تھا لیکن باوجود اس کے جو خوشحالی گورداسپور میں تھی وہ کسی اور جگہ میسر نہ آئی۔ گورداسپور سے حصار تبدیلی ہو گئی قادیان سے دوری کا احساس بہت تھا۔ حالات کی بنا پر ایک سالانہ جلسہ میں بھی شریک نہ ہو سکے جس کا بہت غم تھا۔ باربار اس کا ذکر کرتے تھے کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ میں جلسہ میں شریک نہیں ہو رہا۔ چنانچہ ایک نظم بھی تحریر کی جو اخبار الفضل میں چھپی تھی اس کا ایک شعر یاد ہے ؎

باندھ کر پَر کر دیا ہے مجھ کو محصورِ حصار
شوق کہتا ہے کہ اُڑ چل کھا ہوئے قادیان

حصار سے ڈیرہ غازیخاں تبدیلی ہوئی اور پھر ملتان اور پھر واپس ڈیرہ غازیخاں اور بالآخر ہوشیارپور۔ جہاں سے پنشن ہوئی۔ پنشن پر جانے سے چار پانچ ماہ قبل یہ سوال پیدا ہوا کہ آئندہ کا کیا پروگرام ہو اور کیا کیا جائے۔ اس امر کے مختلف پہلوؤں پہ گفتگو ہو رہی تھی کہ میرا چھوٹا بھائی سعادت احمد بول اٹھا ع

سالہا سو بہ سَر کیبل کی خبر نہیں

والد صاحب تو پہلے ہی متفکر تھے کہ انسان پنشن پانے کے بعد کم ہی زندہ رہتے ہیں اس اچانک مصرعہ نے اور زیادہ متاثر کر دیا۔ چند دن بعد بیمار بھی ہو گئے اس نے اور پریشان کیا۔ میں نے کبھی ابھی بی۔ اے پاس نہ کیا تھا اور چھوٹے بھائی تو چھٹی یا پانچویں کلاس میں تھے اس لئے طبیعت میں اضطرابی کیفیت پیدا ہوئی۔ میں نے مشورہ دیا کہ چھٹی لے کر قادیان چلیں وہاں دینی ماحول میں تسکین ہو گی۔ اس طرح رخصت لینے میں کوئی ۵۰/- روپے ماہوار کا نقصان تھا لیکن میرے بار بار اصرار پہ راضی ہو گئے اور رخصت لے کر مع ہم امرتسر آئے۔ چند دن ٹھہر کر قادیان جانے کا ارادہ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ خبر پا کر کہ پنشن ہو گئی ہے۔ دفتر ناظر صاحب اعلیٰ کی طرف سے ایک خط بھجوایا کہ آپ کو نائب ناظر بیت المال مقرر کیا گیا ہے۔ لہٰذا آپ فوراً آ کر اپنے عہدہ کا چارج لے لیں۔ چنانچہ جلسہ ۱۹۴۲ء قریب تھا اس لئے قادیان چلے گئے اور چارج لے لیا۔ محلہ دارالفضل کی پریذیڈنٹی بھی ان کے سپرد ہو گئی۔ دونوں عہدے حتی الامکان نبھاتے رہے۔ اس کے بعد حضور نے سندھ میں احمدآباد کی زمینوں پر بطور جنرل مینجر بھجوا دیا۔ اس عہدے کے ساتھ کچھ الاؤنس بھی تھا۔ وہاں کچھ عرصہ کام کرنے کے بعد بیمار ہو گئے اور مجھے بلا بھیجا۔ طبیعت سنبھل جانے پر قادیان تشریف لے آئے حضور نے ناظم جائداد مقرر کر دیا نیز حضور کے ریڈر بھی انہی کو بنا دیا گیا۔ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ میونسپلٹی قادیان کے پریذیڈنٹ بھی بنا دیئے گئے۔ قضاء کی طرف سے چند مقدمات بھی ان کے سپرد کر دیئے جاتے تھے۔ محلہ دارالفضل کی صدارت بھی ان کو سونپ دی گئی۔ اس عمر میں اتنے اہم امور کو سرانجام دینا معمولی کام نہ تھا۔ لیکن ان تمام عہدوں کو بہت اچھی طرح نبھاتے رہے۔ کبھی کبھی حضور اپنی علالت کے باعث جب خود آخری اپیل سننے کے قابل نہ ہوتے تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور اباجی کو اپنی بجائے جج بنا دیتے۔

الغرض اتنی مصروفیت کی زندگی تھی کہ نوجوان انسان بھی ہار جائے۔ لیکن اباجی نے ان تمام عہدوں کو سنبھالا۔ ایک دفعہ انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ محلہ دارالفضل کی صدارت میں بہت وقت صرف ہوتا ہے اس لئے میں اس عہدہ کو چھوڑتا ہوں۔ چنانچہ چھوڑ دیا گیا اور باقی عہدے بیک وقت نبھاتے رہے۔

تقسیم ہندوستان کے بعد پاکستان میں عہدہ ناظم جائداد پہ کام کرتے رہے۔ قادیان سے دوری کا بوجھ ان پہ بہت زیادہ تھا۔ اور طبیعت کا وہ سکون جو دارالامان میں تھا کسی طرح میسر نہ ہوا۔ بیمار ہو گئے لیکن اچھے ہو گئے پھر اسی طرح کام شروع کر دیا۔ پھر بیمار ہوئے اور بہت زیادہ بیمار ہو گئے۔ کافی لمبی رخصت لی ابھی طبیعت پہلی بیماری سے متاثر تھی کہ بیماری پھر عود کر آئی اور کافی کمزوری ہو گئی۔ پھر تمام ہفائی حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے صحت دی لیکن کام کرنے کے قابل نہ ہو سکے۔ علاوہ قوت سماعت پہ بھی کافی اثر ہوا۔ ادھر یہ خیال کہ انجمن کے کارکن رخصت لے کر چلے جاتے ہیں اور پھر کام پہ حاضر نہیں ہوتے تو شاید ان کی رخصت کو بھی اسی قسم کا بہانہ سمجھا جائے بہت گراں تھا۔ اکتوبر کے اوائل میں مجھے لکھا کہ کیا کیا جائے۔ کیا میں ربوہ چلا جاؤں۔ شاید انجمن والے مجھے نہ رکھیں کیونکہ میری سماعت میں نقص واقع ہو گیا ہے۔ بالآخر یہ فیصلہ ہوا کہ ربوہ چلے جائیں۔ چنانچہ ناظر اعلیٰ صاحب کو تحریر کیا گیا کہ میں انشاء اللہ اختتام رخصت پہ ربوہ میں حاضر ہو جاؤں گا۔ مگر ناظر صاحب کا جواب آیا کہ فی الحال آپ کے لئے ربوہ میں کوئی مکان نہیں جب تک مکان بن جائیں آپ رخصت پہ ہی رہیں۔ اس جواب کو بھی انہوں نے خدائی فیصلہ سمجھا اور راضی برضا رہے بہر حال خدمت احمدیت کا جذبہ آخر تک موجزن رہا۔

علمی مذاق

دنیاوی تعلیم میٹرک تک تھی اور جماعت کے

ہوشیار طلباء میں سے تھے۔ انیسویں صدی میں میٹرک کی تعلیم بھی اس زمانہ کے بی۔اے سے کم وقعت نہ رکھتی تھی۔ احمدیت سے قبل دینی تعلیم سوائے معمولی قرآن شریف پڑھنے کے اور کچھ نہ تھی۔ البتہ قرآن شریف با ترجمہ پڑھنے کا شوق ہوا۔ کسی غیر احمدی مولوی کے درس میں گئے۔ اس نے بلا وجہ حضرت مسیح موعودؑ کو گالیاں دینی شروع کر دیں۔ پاک فطرت کو سخت ناگوار گزرا اور اس مولوی صاحب کے درس سننے کا یہ پہلا اور آخری دن ثابت ہوا۔ خود ترجمہ پڑھنا شروع کیا۔ احمدیت کی کتب کا مطالعہ بھی کیا۔ احمدیت قبول کی اور دینی میدان میں ترقی کرنے لگے۔

گورداسپور گیارہ سال رہنے کی وجہ سے قادیان کا خاص قرب حاصل تھا۔ دینی ماحول میں نیک طبیعت کی وجہ سے قرآن شریف سے عشق ہو گیا۔ مجھے اور میری بڑی ہمشیرہ آمنہ بیگم زوجہ چوہدری کرامت اللہ صاحب کو قرآن شریف با ترجمہ پڑھایا۔ قرآن شریف پر غور و تدبر کی عادت انہیں بہت زیادہ تھی۔ طبیعت بھی مشکل پسند تھی۔ چنانچہ مشکل مسائل پر خاص توجہ دیتے تھے اور عام طور پر انہیں حل کرنے کے لئے بے چین رہتے۔ مجھے بھی اس میں شریک فرماتے۔

قادیان کی رہائش کے دوران میں صرف و نحو کی کلاسز جاری ہوئیں تو ان میں باقاعدہ شریک ہوئے اور امتحان میں کامیاب ہوئے۔ عربی سیکھنے کے متعلق اکثر علماء سے فرمایا کرتے تھے کہ مجھ سے عربی میں گفتگو کیا کریں۔ چنانچہ ٹوٹی پھوٹی عربی بولنی شروع کی اور آہستہ آہستہ اچھی خاصی عربی بولنے لگ گئے۔ فارسی میں پہلے ہی کافی مہارت تھی۔ کچھ شعر و شاعری سے بھی شغف تھا۔ چنانچہ خود بھی بعض نظمیں لکھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی کلام کا اردو نظم میں ترجمہ بھی کیا۔ اس کے علاوہ دنیوی علوم کی کتب بھی بڑے شوق سے پڑھتے تھے بلکہ موجودہ دور کی سائنس کی نئی ایجادات کا بھی بہت مطالعہ رکھتے تھے اور ان میں اچھی خاصی دسترس تھی۔ علمی مطالعہ کا اس قدر شوق تھا کہ میں اس کو ان کے ضعیف دماغ پر بہت بڑا بوجھ سمجھتا تھا۔ بڑھاپے میں انسان کی توجہ کسی نہ کسی خاص مرکز پر جمع ہو جاتی ہے اور والد صاحب کی بیشتر توجہ حصولِ علم کی طرف تھی۔

اولاد سے تعلق

اولاد سے تعلقات کی بنا صرف محبت پر ہوتی ہے جس کے سامنے تمام تعلقات ہیچ ہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ بچپن سے لے کر جوانی تک کوئی مطالبہ بھی میں نے کیا ہو جو انہوں نے پورا نہ کیا ہو بلکہ وہ اس سے بھی آگے گئے تھے۔ یعنی کھانے پینے اور پہننے میں ہمارا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے اپنے سے اچھا پہناتے اور کھلاتے تھے جو ہمارے کسی مطالبہ کی بناء پر نہ تھا بلکہ ان کی اپنی ہی محبت تھی۔ اس کے بالمقابل منشاء کی یہ حالت تھی کہ ہم سے کچھ مطالبہ کرنے کو نامناسب سمجھتے تھے۔ اسی وجہ سے ہم ان کی خدمت نہ کر سکے اکرموا اولادکم کے حکم کی وجہ سے نہایت عزت سے ہمارے ساتھ گفتگو فرماتے۔ بجائے "تم" یا "تو" ہمیشہ "آپ" کا الفاظ استعمال فرماتے تھے اور اس میں ذرا ہچکچاہٹ محسوس نہ کرتے

خدمتِ خلق

گورداسپور کی ملازمت میں ایلوپیتھک و ہومیوپیتھک ادویہ سے متاثر ہوئے اور خود منگوا کر گھر میں رکھیں اور برائے رفاہِ عام سب کو مفت دوائیاں دیتے رہے۔ اگر کوئی کچھ دیتا بھی تو نہ لیتے۔ بلکہ صاف کہہ دیتے کہ میرا خرچ پورا ہو رہا ہے اور اس کا اثر میرے خرچ سے کتنا خوش کن ہے اس لئے میں اسی میں خوش ہوں کہ غرباء اچھے ہو کر میرے لئے دعا کریں۔ بس۔ یہ طبی شوق اس وقت سے آخر تک جاری رہا اور مفت دوائیاں دیتے رہے۔ البتہ اب یونانی وید ک اور ایلوپیتھی کی چند دوائیوں سے متاثر ہو کر مختلف دیگر نسخہ جات بھی بنوائے تھے۔ اور چونکہ آمدنی کا وہ پہلا سلسلہ نہ تھا اس لئے گذشتہ چند ماہ سے کسی کسی خاص دوائی کی قیمت لاگت وصول کر لیتے تھے ورنہ مفت خدمت خلق کرتے رہے۔

بالآخر احباب جماعت سے دردِ دل سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنی خاص دعاؤں میں ان کو یاد فرمائیں ان کی بلندی درجات اور قرب خاص کے لئے دعا فرمائیں۔ قادیان کے درویش بھائیوں سے بھی استدعا ہے کہ اس ہستی کو دعاؤں میں نہ بھولیں جو دنیا کے دھندوں سے فراغت پا کر دیارِ حبیب میں خدمتِ دین کرتے کرتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں ہو جانے کی تمنا لے کر آیا تھا اور آج غریب الوطنی کی حالت میں اپنے مرکزِ محبت سے کوسوں دور دفن کر دیا گیا ہے۔

رب اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب۔ آمین ثم آمین۔

جلسہ سالانہ کے سلسلے میں ایک ضروری گذارش

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا جلسہ سالانہ دن بدن قریب آ رہا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جنہیں مرکز ربوہ میں پہنچ کر اس مبارک اجتماع میں شمولیت کی سعادت حاصل ہو اس سے بھی زیادہ مبارک وہ لوگ ہوں گے جو ہم خرما و ہم ثواب کے مستحق بنیں گے۔ اور مہمانان جلسہ کی خدمت کی توفیق پائیں گے۔

احباب کو معلوم ہو کہ ربوہ کی موجودہ آبادی بہت کم ہے اور اس میں بھی زیادہ تر وہ لوگ ہیں جو پہلے ہی سلسلہ کے کاموں میں دن رات مصروف ہیں اور یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ وہ تیس چالیس ہزار کے آنے والے مہمانوں کے قیام و طعام کا پورا بندوبست کر سکیں۔ اس لئے ان تمام دوستوں سے جو اس جلسہ کے موقع پر ربوہ تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے لئے ان کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جائے درخواست ہے کہ وہ جلد تر اپنے ناموں سے خاکسار کو اطلاع بخشیں اور یہ بھی لکھیں کہ وہ کس تاریخ تک ربوہ پہنچ جائیں گے۔ تا ڈیوٹی شیٹ میں ان کا نام درج کر لیا جائے۔ اور جلسہ کے انتظامات میں سے کوئی کام ان کے سپرد ہو سکے۔ اس سلسلہ میں جماعت پشاور کے نوجوانوں کی ہمت اور کوشش کا ذکر بھی ضروری سمجھتا ہوں جو انہوں نے گذشتہ جلسہ کے مختلف انتظامی کاموں میں ہمارا ہاتھ بٹا کر کی۔ (عبدالمنان عمر نائب افسر جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۴۹ء)

جلسہ سالانہ کیلئے دیگوں کی ضرورت

امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہمیں ان دیگوں کے علاوہ جو ہمارے پاس موجود ہیں۔ یکصد دیگوں کی مزید ضرورت ہے۔ جو دوست اس سلسلہ میں کوئی امداد دے سکتے ہوں۔ وہ مہربانی فرما کر خاکسار کو مطلع فرمائیں کہ ان کی طرف سے یا ان کی معرفت ہمیں (۱) عاریتاً کتنی دیگیں مل سکتی ہیں۔ (۲) کرایہ پر کتنی مل سکیں گی اور کرایہ فی یوم کیا ہوگا۔ (۳) اگر خریدی جائیں تو نرخ فی دیگ کیا ہوگا۔ (۴) اگر کوئی دوست صدقہ جاریہ کے طور پر کوئی دیگ یا اس کی قیمت عطا فرمائیں تو باعث شکریہ ہوگا۔

نائب افسر سالانہ جلسہ ربوہ ضلع جھنگ

مولوی ابوالفضل محمود صاحب کہاں ہیں؟

مکرم ملک رسول بخش صاحب اور سیئر پنشنر بلاک ۲۵ شہر ڈیرہ غازیخاں نے مکرم مولوی ابوالفضل محمود صاحب سابق ساکن محلہ دارالرحمت قادیان سے اپنا قرضہ مبلغ چار صد روپے بروئے پرونوٹ ۲۲ جولائی ۱۹۴۷ء دلانے کا دعویٰ کیا ہے۔ چونکہ مدعا علیہ کا مستقل ایڈریس معلوم نہیں اس لئے بذریعہ اخبار ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اس کا جواب پندرہ یوم تک بھیج دیں اور پیشی تقرر بذا کے لئے مورخہ ۲۰/۱۲ بوقت ۲ بجے بعد دوپہر ربوہ میں تشریف لائیں۔ ورنہ زیر قاعدہ ۶۲ یکطرفہ سماعت کی جا سکے گی۔

ناظم قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ

عہدیداران مال حلقہ جات لاہور و مضافات توجہ فرمائیں

حلقہ جات لاہور شہر معہ چھاؤنی اور مضافات لاہور کے لئے علی الترتیب ماسٹر رفیق اللہ صاحب اور چوہدری محمد عمر صاحب کو آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب اور عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ضلع لاہور کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ تشخیص بجٹ بابت سال ۱۹۵۱-۵۰ء پڑتال حسابات اور انتظام وصولی چندہ جات میں انسپکٹران مذکور سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

(نظارت بیت المال)

تفسیر کبیر کے شائقین متوجہ ہوں

دفتر تحریک جدید ربوہ میں مندرجہ ذیل کتب مصنفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قابل فروخت ہیں۔ احباب ان کا ہدیہ پیشگی معہ محصولڈاک دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ میں بھجوا کر منگوا سکتے ہیں۔ کوئی کتاب ویپی رو نہیں کی جائے گی۔ تاوقتیکہ قیمت دفتر میں جمع نہ ہو جائے خط و کتابت کرتے وقت رسید الامین کوپن نمبر اور تاریخ (جس کو رقم برائے کتب داخل خزانہ کی ہو) لکھنی ضروری ہے:-

(۱) تفسیر کبیر جلد اول ہدیہ فی جلد ۵/۸/- محصول ڈاک ۱/۱۱ فی جلد رجسٹرڈ ۔

(۲) تفسیر سورۃ کہف ہدیہ ۱/۸/- محصولڈاک ۰/۸/۰ فی جلد رجسٹرڈ ۔

(۳) نظام نو کا انگریزی ترجمہ ۔ ہدیہ فی جلد ۱/- روپیہ محصولڈاک ۰/۶/۰ فی جلد رجسٹرڈ ۔

نائب وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

"پاکستان کے مفاد کو ہمیں بہرحال مقدم رکھنا چاہیئے"

فتنہ کالم اور اس کا سدّ باب

(حکیم الدین احمد صاحب خانیوال)

جب کبھی کسی سلطنت کا قیام ظہور میں آتا ہے تو اس کے شبابیوں کے ساتھ ساتھ اس کے شکست خوردہ حریف فتنہ کالم کے طور پر اس حکومت کو ناکام کرنے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جب اسلام کی باگ ڈور حضرت عثمان غنیؓ کے ہاتھ میں تھی اور اسلام کا ستارہ عروج پر تھا اور اس کا جھنڈا شہاب ثاقب کی طرح بلند اور روشن تھا۔ تو اس وقت اکثر یہودی اسلام کی تاب نہ لاکر بادلِ نخواستہ ظاہری طور پر مسلمان ہو گئے تھے اور اسلام کے اتحاد کو کمزور کرنے کی کوششیں کرنے لگے۔ ان یہودی خصلت مسلمانوں میں سب سے پیش پیش ایک شخص عبد اللہ بن سبا نامی تھا۔ جس نے شروع میں مختلف صوبہ کے لوگوں کو ان کے افسروں کے خلاف اکسانا شروع کیا۔ اور خلیفۂ وقت کے پاس مدینہ میں جھوٹی خبریں بھیجنی شروع کیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سادہ لوح لوگ اور حدیث العہد مسلمان۔ اور منافقین عبد اللہ بن سبا کی ہاں میں ہاں ملانے لگے اور انجام کار یہ فتنہ اتنا بڑھا کہ مسلمانوں میں دو پارٹیاں ہو گئیں۔ ایک پارٹی حضرت معاویہؓ کے گرد جمع ہو گئی اور ایک پارٹی حضرت علی رضؓ کے گرد جمع ہو گئی۔ مگر بوجہ زمانہ نبوی کے ابھی اسلام میں اتحاد و ہمدردی کی روح باقی تھی۔ اس لئے وہ شرارت پسند گروہ اپنی کوششوں میں پوری طرح کامیاب نہ ہو سکا چنانچہ اس کا تاریخ سے ثبوت ملتا ہے۔ کہ جب قیصر روم نے حضرت علیؓ اور معاویہؓ کو آپس میں جنگ کرتے دیکھا تو اس نے ارادہ کیا کہ میں مسلمانوں پر حملہ کر دوں۔ چونکہ رستہ میں معاویہؓ کی حکومت آتی تھی اور بعد میں حضرت علیؓ کی حکومت آتی تھی۔ اس لئے جب حضرت معاویہ نے یہ بات سنی تو انہوں نے قیصر روم کو کہلا بھیجا کہ ہماری آپس کی لڑائی سے تمہیں ایسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے۔ یاد رکھو کہ اگر تمہارا لشکر آیا تو سب سے پہلا جرنیل جو حضرت علیؓ کی طرف سے تمہارے مقابلے کے لئے نکلے گا وہ میں ہونگا یہی نہیں کہ سب سے پہلے میں تمہارے مقابل لڑونگا۔ بلکہ اسی وقت اپنے ہتھیار ڈال دونگا اور علیؓ کے ماتحت ہو جاؤں گا۔ قیصر روم نے جب یہ بات سنی تو وہ ڈر گیا اور اس نے مسلمانوں پر حملے کا ارادہ ترک کر دیا۔

مگر حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما اور ان کے حریف یزید کے زمانہ میں یہ فتنہ زور پکڑ گیا۔ جس کا نتیجہ مسلمانوں کو کربلا کے میدان کارزار میں بھگتنا پڑا اور جس سے وحدتِ اسلامی کو ایسا سخت نقصان پہنچا۔ جس کی تلافی آج تک نہیں ہو سکی

پس کون شخص نہیں جانتا کہ کسی سلطنت کا تنزل اس کے اندرونی اعضاء کی ریشہ دوانیوں سے ہی ہوتا ہے آج جب کہ ہمیں پاکستان کو ہر مرحلہ پر اور ہر لحظہ مستحکم کرنے کی ضرورت ہے اس وقت ایسے لوگ پھر رونما ہو رہے ہیں۔ جو فتنہ کالم کا کام کرتے ہیں۔ ان کا وجود ملک کے لئے اس گندے پھوڑے کی طرح ہے جس کی موجودگی میں تمام جسم مضطرب اور بیقرار رہتا ہے اور جب تک اس کو کاٹ کر پھینک نہیں دیا جاتا اس کو چین نہیں آتا۔ آج جب کہ پاکستان کی اندرونی فضاء پر سکون ہے اور ملک بیرونی سیاسی خطرت میں گھرا ہوا ہے۔ اس وقت مذہب کی آڑ میں فتنہ کالم کو مضبوط کرنے والے لوگوں کو معلوم ہو جانا چاہیئے کہ وہ بالآخر ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھیں گے۔ جس طرح انہوں نے ہندوستان میں تقسیم سے پہلے دیکھا تھا حکومت جانتی ہے اور صاحب بصیرت احباب ان کی ریشہ دوانیوں اور .... ہتھکنڈوں سے خوب واقف ہیں انہوں نے ہندوستان میں مسلم لیگ کی کس قدر مخالفت کی تھی اور اس کے حامیوں سے کیا سلوک کیا تھا پاکستان کے قیام میں روک ڈالنے کے لئے انہوں نے انہوں نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا اب جب کہ انہیں پبلک میں افتراق و انشقاق پیدا کرنے کا کوئی اور رستہ نہیں ملا تو وہ مذہب کی آڑ میں پبلک کو ایک دوسرے کے خلاف اکسا رہے ہیں اور پاکستان کے اتحاد کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔

حالانکہ حال ہی میں گورنر مغربی پنجاب ہز ایکسیلینسی سردار عبد الرب نشتر نے اہالیان پاکستان کے لئے عموماً اور فتنہ کالم حضرات کو خصوصاً زوردار الفاظ میں متنبہ کیا ہے کہ

"قیام پاکستان اور اس کے استحکام میں آج تک ہمیں جتنی کامیابی نصیب ہوئی ہے وہ وحدتِ فکر و اتحاد کی بدولت ہوئی ہے ہمیں اپنے طرز عمل میں اور بالخصوص آزادی رائے کے استعمال میں ایسی روش اختیار کرنی چاہیئے۔ جس سے ملک میں انتشار پیدا نہ ہو۔ اور انتشار پھیلانے والے اس کو اپنی مذموم حرکات پر پردہ ڈالنے۔ اور اسطرح اپنے مقاصد میں کامیاب ہونے کا ذریعہ نہ بنا سکیں۔ مملکت کے مفاد کو ہمیں بہرحال مقدم رکھنا چاہیئے"

اب چونکہ مغربی پنجاب کا الیکشن شروع ہونے والا ہے۔ اس وقت فتنہ کالم حضرات پبلک کے سامنے نئے نئے رنگ بدل کر پلیٹ فارم پر آنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ان کا پرانا نام ان کے گندے اطوار سے بدنام ہو چکا ہے۔ اس لئے اب وہ پبلک کے خیر خواہ بن کر ظاہر ہوتے ہیں اور پبلک کو ایک دوسرے کے خلاف فرقہ وارانہ طور پر بھڑکاتے ہیں۔ چنانچہ اس قسم کا مظاہرہ لاہور۔ ملتان۔ مظفر گڑھ میں ہو چکا ہے۔ اور محرم کے روز خانیوال میں بھی ہوا تھا۔ اس گندے عنصر نے اس روز غیر شیعہ پبلک کو تعزیہ کے خلاف اکسایا اور اسے بدعت کہہ کر تعزیہ کے خلاف جلسہ کرنے کا اعلان کیا تاکہ اہل شیعہ کے جذبات کو ابھار کر غیر شیعہ سے ٹکر لگا دی جائے اور فساد کھڑا کر دیا جائے اب بھی مختلف ذرائع سے اسی گروہ کی طرف سے فرقہ وارانہ فساد کو بڑھانے اور پبلک میں پھوٹ ڈالنے کے لئے جلسوں کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ کیا مملکت پاکستان کے ارباب حل و عقد ان ریشہ دوانیوں کے پس منظر و پیش منظر سے واقف نہیں۔ دانشمند حکومت اور صاحب بصیرت احباب ان لوگوں کو جو گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا اپنا شعار سمجھتے ہیں اچھی طرح جانتے ہیں۔ مگر عام پبلک ان کی خوبہ پسند باتوں کا شکار ہو جاتی ہے۔ اسلئے ہر پاکستانی کو چاہیئے کہ وہ غفلت کو چھوڑ کر اپنے اندر بیداری پیدا کرے۔ اور ایسی تحریکوں سے خبردار رہے۔ جن سے ملک میں انتشار پیدا ہو۔ قائداعظم سے ایک دفعہ ایک امریکن اخبار نویس نے دریافت کیا۔ جب کہ آپ آدھی رات کے وقت کام میں مشغول تھے اور ہندو لیڈر آرام کر رہے تھے۔ کہ آپ کیوں اس بڑھاپے کی عمر میں رات کو جاگ کر کام کرتے ہیں؟

آپ نے فرمایا:۔ "ہندو قوم بیدار ہے اگر اس کے لیڈر سو بھی جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن میری قوم خواب غفلت میں سوئی ہوئی ہے۔ اسلئے مجھے بیدار رہنا پڑتا ہے"

پس ان الفاظ کے بعد کون سے الفاظ پبلک کو اس کے کام کی طرف توجہ دلا سکتے ہیں۔ اور قوم کو بیدار کر سکتے ہیں؟

تعمیر مسجد ربوہ کیلئے وعدہ جات ارسال کرنیوالوں کی خدمت میں

تمام جماعتوں و افراد کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تعمیر مسجد ربوہ کے لئے جو مالی وعدہ جات آپ نے دفتر بیت المال یا براہ راست سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کئے ہیں۔ ان کی ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ہے۔

خدا کے گھر کی تعمیر میں حصہ لینے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا اور پھر جھجکنا مومن کی شان کے خلاف ہے بہتر تو یہ تھا کہ وعدہ جات ارسال کرنے سے پہلے ادائیگی ہو چکی ہوتی۔ اب بھی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرماتے ہوئے اپنے اس بوجھ سے سبکدوش ہوں۔ جو کہ خدا کے گھر کی تعمیر میں حصہ لینے کے لئے آپ نے اپنے کندھوں پر اٹھایا ہے۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت دعاؤں کے مستحق ہوں۔ آمین (نظارت بیت المال ربوہ)

وقف توڑنے کی سزا

طاہر احمد صاحب ابن پیر نیاز احمد نصر اللہ صاحب آف گوٹے کی ضلع گجرات نے میٹرک پاس کرنیکے بعد حسب قواعد فارم ہائے وقف زندگی پُر کئے تھے اور حلف وفاداری بھی اٹھایا تھا چنانچہ ان کے معاہدہ وقف کے پیش نظر انہیں انٹرویو کے لئے ۹/۷ اکو ربوہ بلایا گیا۔ تاکہ آئندہ کے لئے ان کے واسطے ایک لائحہ عمل تیار کیا جائے۔ مگر یہ وقت پر نہ پہنچے اس پر انہیں بذریعہ تار ۹/۱۹ کو بلوایا گیا۔ مگر وہ پھر بھی حاضر نہ ہوئے۔ ان کی اس حرکت پر حضور نے ان کا وقف توڑنے کا ارشاد فرمایا ہے نیز فرمایا ہے کہ آئندہ سلسلہ کا کوئی کام ان سے نہ لیا جائے۔ کسی جماعت میں یہ عہدیدار نہ ہو سکیں گے۔ احباب مطلع رہیں

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تعمیر مسجد ربوہ میں حصہ لینے والے احباب

یہ ان احباب کی فہرست ہے جنہوں نے تعمیر مسجد ربوہ کے چندہ کا سو فیصدی وعدہ پورا کر دیا ہے اور ثواب کے حاصل کرنے میں حصہ لیا ہے۔

شیخ محمد دین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ معہ پسران — ۱۱/-/-
عبد السلام صاحب کلرک دفتر محاسب ربوہ — ۵/-/-
چوہدری برکت علی خاں وکیل المال
تحریک جدید ربوہ — ۵/-/-
منشی عبد الخالق صاحب احمد نگر — ۵/-/-
محمود احمد صاحب حیدر آبادی — ۵/-/-
محمد احمد صاحب " — ۵/-/-
سعید احمد صاحب بدوملہی معہ ہمشیرگان — ۷/-/-
برکت اللہ صاحب محمود جامعہ احمدیہ احمد نگر — ۵/-/-
نصیر احمد خاں صاحب " — ۲/-/-
میاں عبد اللہ صاحب جلد ساز — ۲/-/-
مصلح الدین صاحب طاہر تعلیم الاسلام کالج لاہور — ۱/-/-
والدہ صاحبہ محمود احمد صاحب حیدر آبادی — ۳/-/-
حمید اللہ صاحب متعلم تعلیم الاسلام کالج لاہور — ۱/-/-
بشیر احمد صاحب مدرسہ احمدیہ احمد نگر — -/۱۲/-
مولوی محمد حسین صاحب تحسین " — ۱/-/-
میاں محمد عمر صاحب چنیوٹ — ۱/-/-
میاں نور احمد صاحب ٹھیکیدار ربوہ — ۱۰/-/-
میاں فقیر محمد صاحب احمد نگر — ۱/-/-
میاں مبارک محمود صاحب ربوہ — ۵/-/-
مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی — ۵/-/-
" عبد الحق صاحب " — ۵/-/-
" خلیل الرحمن صاحب مؤذن ربوہ — ۲/-/-
بابو فقیر علی صاحب سیکرٹری احمد نگر — ۱۲/۱۲/-
چوہدری عبد الحمید صاحب ربوہ — ۲/-/-
علی محمد صاحب چک ۹۶ لائلپور — ۱/-/-
چوہدری اسد اللہ خاں صاحب لاہور — ۵۲/-/-
شیخ محمد احمد صاحب متعلم جامعہ احمد نگر — ۵/-/-
مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب واقف زندگی لاہور — ۳/-/-
میاں فضل الدین صاحب دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ — ۲/-/-
مولوی علم دین صاحب فتح پور گجرات — ۵/-/-
محمد یاسین صاحب ربوہ — ۵/-/-
منشی محمد صاحب باڈی گارڈ — ۶/-/-
خلیل احمد صاحب حلوائی ربوہ — ۱۱/-/-
علی احمد ٹھیکیدار " — ۱/-/-
قریشی محمد احمد صاحب جنرل مرچنٹ ربوہ — ۵/۴/-
مستری فضل حق صاحب ربوہ — ۵/۴/-

مستری عبد الغنی صاحب ربوہ — ۵/۴/-
سید محمد الیاس صاحب شیر فروش — -/۴/-
خواجہ عبید اللہ صاحب ربوہ — ۵/-/-
فرمان علی صاحب لاہوری حال احمد نگر — ۱/-/-
حضرت مفتی محمد صادق صاحب ربوہ — ۱۱/-/-
محترمہ رفیقہ صاحبہ " — ۲/-/-
مسز بیگم صاحبہ " — ۱/-/-
میاں عبد الحق صاحب دفتر حفاظت " — ۵/-/-
محمد عالم صاحب واقف زندگی " — ۵/-/-
عبد الحفیظ صاحب کمپوڈر ہسپتال " — ۵/-/-
شیخ عبد القادر صاحب " — ۱/-/-
اہلیہ صاحبہ " — ۵/-/-
مستری عبد الرحیم صاحب " — ۱۲/-/-
" عبد الکریم صاحب " — ۵/-/-
فیض محمد صاحب صادق لاہور — ۵/-/-
میاں عبد الباسط معہ ہمشیرہ صاحبہ — ۵/-/-
قریشی محمد اکمل صاحب تاجر ربوہ — ۵/-/-
مرزا احمد ادریس صاحب احمد نگر — ۵/-/-
شیخ فضل احمد صاحب امانت دفتر ربوہ — ۲/۸/-
ملک محمد شفیع صاحب ربوہ — ۱۱/-/-
میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور — ۱۰۱/-/-
بلال احمد صاحب اپریل ۵۹ " — ۵/-/-
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر احمد نگر — ۲/-/-
سید منیر احمد صاحب " — ۵/-/-

ظفر محمد خاں صاحب ندیم سیالکوٹ — ۲۰/-/-
مرزا احمد اسمٰعیل صاحب چمن — ۵/-/-
گل محمد صاحب علی پور ضلع مظفر گڑھ — ۵/-/-
واحد بخش صاحب جامعہ احمدیہ احمد نگر — ۱/-/-
شیخ محمد عبد اللہ صاحب لنڈا بازار لاہور — ۵۰/-/-
قمر الدین صاحب سیالکوٹ — ۵/-/-
میاں محمد ابراہیم صاحب ربوہ — ۱/-/-
مولوی ارجمند خاں صاحب احمد نگر — ۱/-/-
جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا — ۵۵/۱۲/-
ملک فضل احمد جھنگ مگھیانہ — ۱۰/-/-
جماعت احمدیہ چک ۸۶۸۷ شمالی سرگودھا — ۱۰۰/-/-
میاں غلام محمد صاحب فضل مسجد سیالکوٹ — ۱۰/-/-
منشی محمد اسمٰعیل صاحب ربوہ — ۱/-/-
سید محمد اسمٰعیل " — ۱/-/-

منشی رمضان علی صاحب ربوہ — ۲/-/-
منشی سربلند صاحب " — ۱/-/-
محمد عیسیٰ صاحب " — ۱/-/-
فضل احمد صاحب " — ۱/-/-
فضل احمد صاحب " — ۱/-/-
میاں محمد الدین صاحب حجام " — ۲/-/-
سید محمد حسین شاہ صاحب " — ۱/-/-
مستری بدر الدین " — ۵/-/-
محمد عبد اللہ صاحب پوسٹ مین " — ۵/-/-
شیخ نذیر احمد صاحب بزاز " — ۵/-/-
قاضی عبد الحمید صاحب " — ۵/-/-
سردار عبد الحمید صاحب دعوۃ و تبلیغ " — ۱۰/-/-
فاطمہ بی بی صاحبہ " — ۱۰/-/-

(۲) نوٹ:۔ یہ فہرست ان احباب کی ہے کہ جنہوں نے مد مسجد ربوہ میں ۲۹/۳ سے قبل یعنی سنگ بنیاد سے قبل اپنے وعدے مرکز میں ارسال کئے تھے۔ سیکرٹریان مال تفصیل ارسال کریں۔

فقیر اللہ صاحب سیکرٹری مال سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ — ۱۰۰—۰—۰
چوہدری امام علی صاحب سیکرٹری مال بھیرہ ضلع شاہ پور — ۱۵—۰—۰
نوازش علی صاحب چک ۲۹۶ بذریعہ سیکرٹری مال چنیوٹ — ۱۰—۰—۰
محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری مال ادرحماں ضلع سرگودھا — ۱۲۴—۰—۰
بذریعہ سیکرٹری مال ادرحماں از ہیڈ ماسٹر صاحب بھلوال — ۵۰—۰—۰
احمد اللہ صاحب مارٹینس بذریعہ مولوی عبد الغنی صاحب — ۱۱۰۰—۰—۰
چوہدری عبد الرحیم صاحب ہیڈ ڈرافٹس مین اسلامیہ پارک لاہور — ۸۰—۰—۰
ماسٹر چراغ الدین صاحب — ۲—۰—۰
عبد العزیز صاحب چک ۳۹ ڈاکخانہ بیچہ وطنی منٹگمری — ۲—۰—۰
چوہدری امین الدین صاحب سیکرٹری مال درکھانہ جھنگ — ۲۰—۰—۰

(نظارت بیت المال)

پتہ مطلوب ہے

میرے پاس مندرجہ ذیل دو عورتوں کی کچھ چیزیں ہیں۔ یہ عورتیں جہاں کہیں بھی ہوں۔ اپنے پتہ سے مطلع کریں۔ تا کہ ان کی اشیاء ان کو بھجوائی جا سکیں یا خود آکر وصول کریں (۱) فضل بی بی اہلیہ اللہ دتا ڈوگر۔ از کھارہ ضلع گورداسپور (۲) راج بی بی بھاوجہ اللہ دتا ڈوگر از کھارہ ضلع گورداسپور۔ جنرل سیکرٹری

نیلام عام

حکومت مغربی پنجاب اوکاڑہ میں پڑی ہوئی تقریباً دو ہزار تین سو بیاسی (۲۳۸۲) من گندم جو انسانی خوراک کے ناقابل ہے۔ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر صاحب منٹگمری کی وساطت سے بروز جمعہ مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۴۹ء بوقت ۱۱ بجے صبح بذریعہ نیلام عام فروخت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ خواہشمند اصحاب سٹاک کے معائنہ کے لئے ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر صاحب موصوف کی طرف رجوع کریں۔ کامیاب خریدار کو ایک ہفتہ کے اندر اندر تمام گندم کی قیمت ادا کر کے اٹھانی ہوگی۔

صنعتی میدان میں رقابت کی پرانی ذہنیت کو بدلنا نہایت ضروری ہے

مغربی پنجاب کے کارخانہ داروں سے وزیر صنعت کا خطاب

لاہور ۔۔۔ داستان رپورٹر سے ۔۔۔ ۱۹ نومبر

آج صبح ساڑھے دس بجے اسمبلی چیمبر میں مغربی پنجاب کے صنعت کاروں اور کارخانہ داروں سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر صنعت چوہدری نذیر احمد خان نے ان سے اپیل کی کہ وہ باہمی تعاون اور ضبط و نظم کا ایک ایسا صحت مند ماحول پیدا کریں جس سے ملک کو صنعتی بنانے میں خاطر خواہ امداد مل سکے۔ آپ نے فرمایا۔ باہمی رقابت اور صنعتی میدان میں ایک دوسرے کو گرانے کی سابقہ روش کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دینا چاہیئے۔ ہمارے صنعت کار شروع سے ہی اس مرض کا شکار چلے آئے ہیں کہ وہ محض ذاتی نفع اور لالچ کی خاطر ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ آزادی کے موجودہ دور میں یہ روش ملکی مفاد کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ ہمارے صنعت کاروں کا فرض ہے کہ وہ نئے حالات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی سعی کریں۔ اور جو جو صنعتیں قوم و ملک کے لئے ضروری ہیں۔ ان کو قائم کرنے میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائیں۔ اور محض لکیر کے فقیر بن کر باہمی رقابتوں کو صنعتی ترقی کی راہ میں حائل نہ ہونے دیں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اس سے میری مراد یہ نہیں ہے۔ کہ آپ لوگ لکیروں کے معینہ ڈگر بن کر رہ جائیں۔ ترقی کریں اور ضرور کریں۔ کاروبار کو وسیع کرنے کی نئی نئی راہیں نکالیں۔ لیکن اس نیت سے کہ قوم و ملک کو فائدہ پہنچے محض اپنے نفع کی خاطر کسی دوسرے صنعت کار کو عمداً نقصان پہنچانا آپ کے مد نظر نہ ہو۔

آپ نے تقریر کے دوران میں حکومت کے افسران کو بھی نصیحت کی کہ وہ صنعت کاروں سے معاملہ کرنے میں اپنے سابقہ رویہ کو بدلنے کی کوشش کریں۔ اور خدمت قوم کے جذبہ کے ماتحت اپنے آپ کو صنعت کاروں کا اتنا ہمدرد بنائیں۔ کہ قبل اس کے کہ صنعت کار ان کے پاس چل کر آئیں وہ خود ہی ان کی مشکلات کو معلوم کر کے ان کے ازالہ کا بندوبست کر چھوڑیں۔ اگر افسروں اور صنعت کاروں کے تعلقات میں یہ خوشگوار تبدیلی واقع ہو جائے تو پھر ہماری صنعتی ترقی کی رفتار پہلے کی نسبت اور زیادہ تیز ہو سکتی ہے۔

سکہ کی قیمت کم نہ ہونے کے اثرات پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے نصیحت فرمائی کہ اگر بعض صنعت کاروں کو عارضی طور پر اس سے معمولی سا نقصان بھی پہنچا ہو۔ تو بھی اسے بطیب خاطر برداشت کرنا چاہیئے۔ کیونکہ مجموعی لحاظ سے اس میں قوم کا فائدہ ہے۔

صنعتی میدان میں پاکستان کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہم نے اب تک جو ترقی کی ہے وہ ہماری مشکلات کو دیکھتے ہوئے کسی صورت میں بھی کم نہیں ہے اس لئے ہمارے صنعت کاروں کو ہمت ہارنے یا مایوس ہونے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ میں پورے انشراح کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ صنعتی لحاظ سے پاکستان کا مستقبل نہایت شاندار ہے۔ ہمارے پاس سرمایہ کی کمی نہیں۔ ہمارے صنعت کار اور کاریگر خود بہت بڑا سرمایہ ہیں جن پر ہم بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ آپ نے کارخانہ داروں کی شکایات بھی سنیں اور انہیں ہدایت کی کہ وہ آئندہ بھی اپنی شکایات یا تجاویز سے براہ راست اطلاع دے سکتے ہیں۔

امریکہ میں پاکستانی دستکاری کی نمائش

کراچی ۱۹ نومبر: تین پاکستانی خواتین نیو یارک جانے کے لئے لندن پہنچ گئی ہیں۔ ان کے سپرد ایک ایسا کام ہے جس پر اکثر عورتیں رشک کریں گی۔ یہ خواتین آئندہ ماہ عورتوں کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی نمائش میں پہلی مرتبہ پاکستانی دستکاری کے نمونے جن کی مالیت بیس ہزار پونڈ ہے پیش کریں گی۔

ایک اسٹال ان خواتین کے پاس ہوگا جس میں بلوچستان کا کارچوبی کام اور زردوزی کی ساڑیاں اور سونے اور چاندی کے گلوبند۔ گردے اور انگوٹھیاں جن میں سے چند قدیم ترین زمانہ کی دستکاری کا نمونہ ہیں۔ سندھ میں بنے ہوئے مٹی کے ظروف اور پنجاب میں بنے ہوئے تانبے کا سامان نمائش کے لئے پیش کریں گی۔

پاکستان کولمبو کانفرنس میں شریک ہوگا

لندن ۱۹ نومبر: دولت مشترکہ کے وزراء خارجہ کی مجوزہ کانفرنس میں شرکت کے دعوت نامہ کو پاکستان نے منظور کر لیا ہے۔ یہاں کے مبصرین نے پاکستان کی منظوری کا وسیع پیمانہ پر خیر مقدم کیا ہے۔

اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ کانفرنس میں غالباً جاپان کے ساتھ معاہدہ امن سے متعلقہ مسائل پر غور کیا جائے گا۔ اخبار ٹائمز رقمطراز ہے کہ یہ کانفرنس ابتدائی کام کا مفید ترین حصہ ثابت ہو سکتی ہے کیونکہ یہ بات ظاہر ہے۔ کہ غیر کمیونسٹ طاقتوں میں معاہدہ کا میدان جتنا وسیع ہوگا۔ اتنا ہی امن کانفرنس کی کامیابی کا امکان ہوگا۔

یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ اگر بڑی طاقتوں کو ویٹو کا اختیار حاصل نہ ہوتا تو اس بات کا امکان تھا۔ کہ روس یا کمیونسٹ چین امن کانفرنس منعقد کرنے کے طریقہ پر احتجاج کرتے ہوئے اخبار ٹائمز لکھتا ہے۔ کہ کینبرا کانفرنس میں دولت مشترکہ ممالک نے معاہدہ کرنے کے سلسلہ میں روس کی بہتر حیثیت پر کوئی خیال نہیں کیا تھا مگر دولت مشترکہ کے ممالک ابتداء ہی سے جاپان کے خلاف لڑ رہے تھے جبکہ روس نے جاپان کے ساتھ چند ہی دنوں تک جنگ ہی کی تھی۔ کینبرا کانفرنس میں معاہدہ کی دفعات کے متعلق دولت مشترکہ ملکوں کا کم و بیش یہی رویہ تھا۔ (استار)

بحیرہ بالٹک اور بحیرہ اسود کو نہر کے ذریعہ ملایا جائیگا!

لندن ۱۹ نومبر: روس کے زیر حمایت ملکوں نے روس کی زیر ہدایت ایک نہر کی تعمیر شروع کی ہے۔ جو بحیرہ بالٹک کو بحیرہ اسود سے ملائیگی۔ اس نہر کے ذریعہ سے یورپ کے دو قابل جہاز رانی دریاؤں اوڈر اور ڈینیوب کو ملا دیا جائیگا اس نہر کے مکمل ہونے میں تقریباً ۱۰ سال لگیں گے۔ لیکن ایک بڑی دشواری یہ ہے کہ دریائے ڈینیوب یوگوسلاویہ میں ہو کر گزرتا ہے۔ اور مارشل ٹیٹو کے برسر اقتدار رہنے کی صورت میں اس سکیم پر عمل درآمد ہونے کا بہت کم امکان ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت چیکوسلواکیہ میں بالائی اوڈر پر کام ہو رہا ہے روسی ماہروں کی زیر ہدایت پولینڈ اور چیکوسلواکیہ کے مزدور اور کاریگر کام کر رہے ہیں۔ یہ روسی ماہر اس سے پیشتر نہروں کے متعلق روس کی متعدد سکیموں میں نمایاں حصہ لے چکے ہیں۔ اس سکیم کے تحت جرمنی کے سابقہ بندرگاہ سٹیٹن (جس کا اب زیسن نام رکھا گیا ہے) کی توسیع کی جائے گی۔ تاکہ وہاں زیادہ آمد و رفت کی صورت میں کوئی دشواری نہ ہو۔ ایک اور سکیم کا بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ اس کے تحت بحیرہ اسود میں دریائے ڈینیوب کا ایک نیا دہانہ بنایا جائیگا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مجوزہ نہر میں ۱۵ ہزار ٹن تک کے وزنی جہاز چل سکیں گے۔ (استار)

فلسطین کے مقدس مقامات کا تحفظ

لیک سکسیس ۱۹ نومبر: فلسطین کے مقدس مقامات کی حفاظت کے لئے فلسطین کے مفاہمتی کمیشن کے سامنے جو تجاویز پیش کی گئی ہے۔ عربوں اور اسرائیلیوں نے اس پر دستخط کر دیئے ہیں۔ عربوں کے بیت المقدس کے علاقہ کو الگ کر لینے کے بعد اکثر مقدس مقامات اسرائیل کے قبضہ میں رہ جائیں گے۔

آئندہ ہفتہ کے اوائل میں فلسطین کا سوال ایڈہاک سیاسی کمیٹی کے سامنے پیش ہوگا۔ اس موقع پر اردن کے نمائندوں کو مبصر کی حیثیت سے شرکت کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ توقع ہے کہ اطالیہ کی سابق نوآبادیات کے متعلق جنرل اسمبلی بالکل پرسوں فیصلہ کر دے گی۔ (استار)

پاکستان اور امریکہ میں ویزہ کے متعلق معاہدہ

کراچی ۱۵ نومبر: حکومت پاکستان اور ریاستہائے متحدہ امریکہ نے ویزا کے قوانین نرم کرنے اور ویزا کی فیس کم کرنے کا ایک باہمی معاہدہ کیا ہے۔ جس پر ۱۵ نومبر ۱۹۴۹ء سے عمل شروع ہو گیا ہے۔ اس معاہدہ کی رو سے ترک وطن کے علاوہ دیگر تمام ویزا کی فیس بشمول راہداری ویزا کی فیس کے مبلغ چھ روپیہ بارہ آنے یا دو ڈالر کر دی گئی ہے۔ سابقہ اعلان مجریہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۹ء میں غلطی ہے۔ اس فیس کی رقم دو روپے تحریر ہوگی۔ اس غلطی کی تصحیح کر لی جائے۔

کوئٹہ ۱۹ نومبر: آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان کے معدنیاتی مراعات کے ڈائرکٹر سے ملاقات کرنے کیلئے بلوچستان کے کانوں کے مالکوں کا ایک وفد اگلے دو روز میں بذریعہ ہوائی جہاز کراچی جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وفد اس بات کی وکالت کریگا۔ کہ کانوں کو ٹھیکے پر دینے کے سلسلہ میں مقامی باشندوں کو ترجیح دی جائے (استار)

انونو کو قتل کرنے کی سازش۔ مزید گرفتاریوں کی توقع

استنبول ۱۹ نومبر: صدر جمہوریہ ترکی عصمت انونو کو ہلاک کرنے کی سازش کا انکشاف ہونے کے بعد آئندہ چند دنوں میں مزید گرفتاریاں عمل میں آنے کی توقع ہے۔ پولیس نے قومی پارٹی کے بعض ممتاز ممبروں کے مکان کی تلاشی لی۔ اس پارٹی کی منتظمہ کمیٹی کے دو ممبروں کو پہلے ہی اس سازش سے تعلق رکھنے کے الزام میں گرفتار کیا جا چکا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ترکی کی جمہوری پارٹی کے لیڈر جلال بایر کو بھی قتل کیا جانے والا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ قومی پارٹی کے ایک ممبر کی جو ترکی پارلیمنٹ کا بھی ممبر ہے۔ اطلاع دہی پر پولیس نے اس سازش کو ناکام بنا دیا۔ (استار)

چیکوسلواکی دفتر خارجہ میں اخراج

لندن ۱۹ نومبر: یہاں موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ چیکوسلواکیہ کے دفتر خارجہ میں اخراج کی پالیسی پر زور شور سے عمل ہو رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ غیر ملکوں میں بعض چیکوسلواکی نمائندوں کو متنبہ کر دیا گیا ہے کہ ان کا پراگ واپس آنا محفوظ نہیں ہے۔ چیکوسلواکیہ کی سوشلسٹ پارٹی کے بھی بہت سے ممبر گرفتار کئے گئے ہیں۔ سوشلسٹ پارٹی اس سے پیشتر ڈاکٹر بینس کی زیر قیادت تھی۔ (استار)

[illegible] اطمینان کے لئے تجارتی لین دین [illegible]

پاکستان سے پٹ سن کی برآمد!

کراچی ۱۹ نومبر: وزارت تجارت نے اپنے ۲۱ جولائی کے پریس کمیونک میں اعلان کیا ہے کہ پٹ سن کے کوٹوں کی مزید قسطیں نومبر میں مخصوص کی جائیں گی۔ اس سلسلہ میں دیگر باتوں کے علاوہ یہ امر بھی ملحوظ رکھا جائیگا کہ مختلف ممالک اب تک کتنا مال حاصل کر چکے ہیں حسب ذیل مزید کوٹے منظور کئے گئے ہیں جنہیں ۳۱ جنوری ۱۹۵۰ء تک بھیجا جا سکتا ہے۔ چیکوسلواکیہ ۳,۰۰۰ ٹن مصر ۲,۰۰۰ ٹن ہنگری ۱,۰۰۰ ٹن۔ اٹلی ۱۰,۰۰۰ ٹن جاپان ۵,۰۰۰ ٹن۔ ہالینڈ ۳,۰۰۰ ٹن۔ پولینڈ ۴,۰۰۰ ٹن سویڈن ۴,۰۰۰ ٹن یوگوسلاویہ ۲,۰۰۰ ٹن پٹ سن۔ [illegible] کوٹے کے تحت یہ برآمد کیا جاسکے گا۔

[illegible] پیش کی گئی ہو